جناب محمد ایوب منیر صاحب

ترکی میں اسلام اور سیکولرزم کی کشمکش اور حالیہ انتخابات

ترکی کے اندر پارلیمانی انتخابات مکمل ہو چکے ہیں' حکمران کونسل ڈی جی ایم کا خیال تھا کہ سیکولر خیالات کی حامی کوئی ایک پارٹی واضح اکثریت حاصل کرلے گی لیکن صورتحال بالکل مختلف نکلی۔ نگران حکومت کے اقدامات کی بدولت ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی 136 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی لیکن پارلیمانی بحران سے یہ پارٹی نبرد آزمانہ ہوسکے گی کیونکہ اسے قوم پرست پارٹی ایم ایچ پی کا تعاون حاصل کرنا پڑے گا اور پچھلے چار سالوں میں مخلوط حکومتوں کا قیام وزرائے اعظم کے استعفیٰ کے ساتھ ختم ہوتا رہا ہے' آئندہ حالات بھی اس سے مختلف نہ ہوں گے۔

اسلام اور سیکولرزم کی جو جنگ کم و بیش تمام مسلمان ممالک میں جاری ہے اس کا ایک مظاہرہ ۲۔ مئی ۹۹ء کو انقرہ میں پارلیمان کے پہلے اجلاس میں ہوا' اس روز نو منتخب اراکین پارلیمان جنہیں ترک باشندے ڈپٹی کہتے ہیں' نے حلف اٹھانا تھا۔ سب سے بزرگ رضا سیپ گوگلو صدارت کر رہے تھے اور قاعدے کے مطابق ایک ایک فرد نے مائیک پر آکر رکنیت کا حلف پڑھنا تھا' اخبارات میں خبر گرم تھی کہ ٹیکاس' امریکہ سے کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی استنبول شہر سے منتخب رکن پارلیمان مروہ کواچی (Merve Kavacji) سر پر سکارف پہن کر اسمبلی کی رکنیت کا حلف پڑھیں گی۔ حلف رکنیت کے لئے نام حروف تہجی کے حساب سے پکارے جا رہے تھے' دوپہر کے بعد جب کہ استنبول شہر کے ارکان کے حلف اٹھانے کا وقت قریب آرہا تھا کہ اچانک مروہ کواچی سر پر سکارف پہن کر اندر آئیں اور اسمبلی میں اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ گئیں۔ فضیلت پارٹی کے ارکان نے ان کا خیر مقدم کیا جبکہ ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی کے ارکان اور دیگر پارٹیوں کے ارکان نے بھی اس پر شدید احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ متوقع وزیراعظم بلند ایجوٹ اور ڈی ایس پی پارٹی کے دیگر ممبران سپیکر کے پاس گئے اور کہا کہ پارلیمنٹ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ریاست کے قوانین اور ضابطوں کا احترام ہونا چاہئیے۔ مروہ کواچی کا لباس دراصل ایک مخصوص نقطہ نظر یعنی اسلام پرستوں کی نمائندگی کر رہا ہے اس لیے مروہ کو اسمبلی سے باہر بھیجا جائے' اسے حلف نہ اٹھانے دیا جائے اور اسے پارلیمانی آداب کی خلاف ورزی پر سزا دی جائے۔ بلند ایجوت کی پارٹی کی بارہ

خاتون ممبران اسمبلی احتجاج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر شخص کو گھر کے اندر اپنی مرضی کا لباس پہننے کا حق حاصل ہے اسمبلی ہال کے اندر نہیں۔ صراط مستقیم پارٹی کی ملیک حفصہ نے اپنی پارٹی سے فوراً استعفیٰ دیدیا اور اپنے استعفیٰ کی وجہ یہ بتائی کہ میری پارٹی اتنے اہم موقعہ پر احتجاج نہیں کررہی ہے۔ حفصہ نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں اجلاس کی صدارت کررہی ہوتی تو وہ (مروہ) میری لاش سے گزر کر ہی اسمبلی ہال میں داخل ہوسکتی تھی۔ مروہ کا لباس سیاسی اسلام کا نشان (Emblem) اور سیکولرزم کی بنیاد پر بننے والے جمہوری نظام سے متصادم ہے' اس روز اسمبلی میں ہنگامہ مچا ہوا تھا ہر شخص کچھ نہ کچھ کہہ رہا تھا اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اس موقعہ پر مروہ کواکچی نے اسمبلی کے ہال سے باہر آکر ایک پریس کانفرنس کی اور اس سارے شور کے بارے میں کہا "میرے سکارف کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ یہ سیاسی علامت ہے لیکن یہ سکارف تو میں اپنے عقیدے اور ایمان کی وجہ سے اوڑھتی ہوں اور یہ میرا ذاتی انتخاب ہے' مجھے اسمبلی کی رکنیت کا حلف لینے سے روک دیا گیا ہے۔ آخر کیوں یہ بین الاقوامی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور ترکی کی حکومت نے انسانی حقوق کے ان چارٹرڈ پر دستخط کئے ہیں' مجھے میرے بنیادی حقوق سے محروم کرکے ترکی کی حکومت نے دنیا کے سامنے ایک بری مثال قائم کی ہے۔ سکارف پہننے سے دستور کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ فضیلت پارٹی نے انتخابات کی مہم کے دوران انسانی حقوق کی واضح طور پر وکالت کی تھی اور میں اپنے ووٹروں کے احساس کی نمائندگی کررہی ہوں"۔ جس وقت پارلیمنٹ کی پریس گیلری میں مروہ صحافیوں سے بات کررہی تھی اس وقت پارلیمنٹ ہال کے باہر درجنوں تنظیموں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں فضیلت مخالف افراد مظاہرہ کررہے تھے' مطالبہ تھا کہ مروہ کو اسمبلی سے نکال باہر کیا جائے۔

مروہ کے سکارف نے اسمبلی کے اندر ٹائم بم نصب کرنے کی حیثیت اختیار کرلی' انتخابی مہم کے دوران مروہ نے ہمیشہ اپنے سر سکارف باندھے رکھا' اس کو ووٹروں نے سنا دیکھا اور اپنی رائے سے نوازا' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے حلقہ کے لوگوں نے اس کو منتخب ہی اس لئے کیا ہے کہ اس کے پارٹی پروگرام کے علاوہ اسکی ذات سے بھی ان کو اختلاف نہیں ہے' انسانی حقوق کی تنظیم ایچ ڈی اور مظلوموں کے لئے انسانی حقوق و یک جہتی تنظیم نے مروہ کے مؤقف کی توثیق کی اور کہا کہ جو لوگ لبرل ازم اور سیکولرزم کے علمبردار ہیں آخر وہ اتنی تنگ نظری پر کیوں اتر آئے ہیں کہ سکارف کی موجودگی میں اسمبلی کی کارروائی جاری نہیں رہنا دینا چاہتے۔ یاد رہے کہ مختلف پارٹیوں کے پلیٹ فارم سے ۲۳ خواتین اسمبلی میں منتخب

ہوئی ہیں ان میں سے دو خواتین کا تعلق فضیلت پارٹی سے ہے۔ صراط مستقیم پارٹی کی ایک منتخب رکن نے کہا کہ آج مروہ کو سکارف پہن کر اسمبلی میں بیٹھنے کی اجازت دیدی گئی تو اگلی مرتبہ وہ سیاہ چادر پہن کر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گی اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلے کا فوری حل تلاش کیا جائے۔ فضیلت پارٹی کے ممبران کا مؤقف بالکل واضح ہے ان کا کہنا ہے کہ مذہب سے متصادم لباس کا کوئی بھی قانون قابل قبول نہیں ہے۔ سٹیٹ سیکورٹی کونسل ڈی جی ایم نے کواکچی کے خلاف اپیل سماعت کیلئے منظور کرلی ہے۔ استغاثہ نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ مذکورہ خاتون ترکی کے Penal Code کی دفعہ 312 کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اسکے اقدام سے لوگوں کے درمیان نفرت اور تقسیم بڑھ جائے گی جس کی قانون اجازت نہیں دیتا' عدالت کے سربراہ وورال سوواس نے کہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ قانون کے مطابق کیا جائے گا۔ فضیلت پارٹی کے موجودہ سربراہ رجائی کوتان جو کہ آئندہ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کریں گے نے بھی نو منتخب اراکین اسمبلی خصوصاً پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون کے مطابق کسی شخص پر مقدمہ چلائے بغیر اس کو سزا نہیں دی جاسکتی' اس صورت میں مروہ کو اسمبلی کا حلف نہ اٹھانے دینا جرم ثابت کئے بغیر سزا دینے کے مترادف ہے اور یہ انصاف اور قانون کی دھجیاں بکھیر دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ کس قدر حیرت ناک بات ہے کہ صرف سکارف پہننے کے جرم میں مروہ کو غیر ملکی ایجنٹ اور بیرونی طاقتوں کا آلہ کار قرار دیا جارہا ہے۔ صدر مملکت نے ٹیلی ویژن پر آکر مروہ کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیا ہے جو کہ شرمناک بات ہے۔ فضیلت پارٹی اس موقعہ پر پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں کوئی متنازعہ مسئلہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی لیکن پارٹی کو یہ بھی قبول نہیں ہے کہ ذاتی لباس کے مسئلے کو قومی شعار بنا کر پارٹی پر پابندیاں لگانے کی بات کی جائے۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ پارٹی کے اندر مکمل جمہوریت ہے۔ ارکان باہمی مشورے کے بعد کوئی اقدام کرتے ہیں لیکن ہماری ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کے نظام کو نہ چلنے دیا جائے۔

گذشتہ سال حکومت نے ایک نیا قانون متعارف کرایا تھا جس میں سرکاری ملازم خواتین کے لئے لازم تھا کہ وہ مغربی لباس میں دفاتر آئیں' ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ سر پر سکارف نہ باندھیں تا کہ دفتری فرائض کی ادائیگی میں تاخیر نہ ہو' تب انقرہ یونیورسٹی کی طالبات نے سینکڑوں کی تعداد میں بہت بڑا جلوس نکالا تھا۔ ان جلوسوں میں شرکت کرنے والی طالبات نے سکارف سر پر باندھ رکھے تھے اور اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ترکی میں پیدا ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ اپنے مذہب سے دستبرداری کا اعلان

دیا جائے۔ مروہ کواپچی کے کانٹے کو نکالنے کیلئے مختلف سیاستدان مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں۔ سب سے پہلا حملہ تو یہ ہے کہ قدامت پرستی اور دستور کی خلاف ورزی کے الزامات لگاکر عدالت کے ذریعے فضیلت پارٹی پرپابندی عائد کردی جائے، جس طرح رفاہ پارٹی پر عائد کی گئی تھی۔ دوسرا حربہ یہ ہے کہ فضیلت پارٹی میں توڑ پھوڑ کو پروان چڑھایا جائے، کچھ لوگ حکومت کے مؤقف کی تائید کریں اور سیکولر دستور کی بالادستی کو قبول کرلیں، چھوٹی پارٹیوں کا مؤقف یہ ہے مروہ کو حلف اسمبلی لیتے وقت اور مختلف کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کے وقت سکارف اتار لینا چاہئیے اور باقی اوقات میں سکارف استعمال کرلے۔ اطلاعات کے مطابق مروہ کے خلاف سرکاری ادارے تیزی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ شوہر کے ساتھ ایک سابقہ قضیے کو بنیاد بناکر مروہ کے خلاف سمن جاری ہو چکے ہیں اور مذکورہ کیس میں مروہ کو گرفتار کیا جاسکتا ہے، اسی طرح صدر مملکت ایک قانون کی منظوری دینا چاہتے ہیں کہ جس کے ذریعے دوہری شہرت رکھنے والے شہریوں کو ترکی کی شہریت سے محروم کردیا جائے گا۔ بلند ایجوت کئی بار یہ کہہ چکے ہیں کہ سیکولر دستور کی پاسداری کیلئے میں ایک ہزار اراکین اسمبلی قربان کرسکتا ہوں۔ اگر مروہ نے سکارف اتار کر حلف نہ اٹھایا تو میں بھی نئی حکومت تشکیل نہ دوں گا۔ مروہ کواپچی کے موجودہ طرز عمل پر علامہ اقبالؒ کا یہی شعر صادق آتا ہے۔

کھٹکتا ہوں سینہ یزداں میں کانٹے کی طرح
اور تو صوفی کی صدا اللہ ہو اللہ ہو

دنیا بھر کی نقاب اوڑھنے والی خواتین نے مروہ کواپچی کے اقدام کی تحسین کی ہے۔ اسے اسلام کی جرأت مند بیٹی قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق سلیمان ڈیمرل صاحب نے نئے قانون کے نفاذ کے ذریعے دوہری شہریت کے حامل افراد بشمول مروہ کواپچی کی ترکی کی شہریت ختم کردی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆